بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۲ | بتاریخ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۴ ہجری ۱۴ احسان ۱۳۶۳ ہش ۱۴ جون ۱۹۸۴ء | نمبر ۱۳۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

•• ربوہ ۱۳ احسان/جون حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"گلے اور سر میں درد ہے تاہم عام طبیعت پہلے سے بہتر ہے"

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں اور فضلوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ارشاداتِ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

راتوں کو اٹھ کر عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور خدا کے حضور آہ و بکا کرو

اِس زور اور قوت سے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ فضل و رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور رحمت کے ہر دروازے سے آواز آئے اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ :

اِمامِ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۲۴ جون (۱۹۸۳ء) کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا :-

"اے احمدی !..... تمہارے لئے کوئی دنیا کا ہتھیار نہیں ہے۔ دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے..... راتوں کو اٹھ کر اپنی عبادت کے میدانوں کو گرم کرو اور اِس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ و بکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کا شور بلند کر دو۔ خدا کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے اپنے سینوں کے زخم پیش کرو، اپنے چاکِ گریبان اپنے ربّ کو دکھاؤ.....

..... اِس زور کا شور مچاؤ اور اِس قوت کے ساتھ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے :

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ

سُنو سُنو کہ اللہ کی مدد قریب ہے !

اے سُننے والو سُنو کہ خدا کی مدد قریب ہے !

اے مجھے پکارنے والو سُنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے۔"

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۸۳ء ص۵)

حضرت سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کی تشویشناک علالت

خصوصی دعاؤں کی درخواست

ربوہ ۱۴ جون۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّ ظلہا مطلع فرماتی ہیں :-

سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم شدید بیمار ہیں۔ آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔"

فطرانہ و عید فنڈ

احباب جماعت فطرانہ پانچ روپے فی کس اور عید فنڈ حسبِ حیثیت ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

معاشرہ میں حسن پیدا کرنیکا ذریعہ

"دنیا کی باقی قوموں میں کوئی ایسا جبری نظام نہیں ہے کہ ہر امیر کو مجبور کر دیا جائے کہ کم از کم ایک مہینہ اپنے غریب بھائیوں کا دکھ محسوس کرو اور ان کا دکھ اپنے اوپر وارد کرو تاکہ تمہیں احساس ہو کہ معاشرہ کیا ہوتا ہے؟..... روزہ یہ احساس پیدا کرتا ہے جو روزہ رکھنے والے ہیں وہ جب کسی سے مزدوری لے رہے ہوتے ہیں تو ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے۔ جو بے روزگار ہیں جن کو کوئی اندازہ ہی نہیں کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور بھوک سے کام لینے کی مشکل پڑتی ہے ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے اوّل الذکر یعنی جو روزہ رکھنے والے ہیں اور کام لے رہے ہوتے ہیں ان کے احساس کے نتیجہ میں معاشرہ میں بڑا حسن پیدا ہوتا ہے۔" (ارشاد حضور ایدہ اللہ الفضل ۲۵ جون ۱۹۸۳ء)

پبلشر : مسعود احمد، پرنٹر : سید عبد الحی، مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

۱۴ احسان ۱۳۶۳ ہش

دُعا میں دلی جوش پیدا کرنے والے محرکات

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بہت بڑا فضل اور احسان یہ کیا ہے کہ اُس نے ان سے کہا ہے کہ وہ اُس سے دعائیں مانگیں وہ ان کی دعائیں قبول کر کے ان کی مرادیں انہیں عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خاص فضل و رحم اور احسان کا ذکر اس آیۂ کریمہ میں کیا ہے:۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ (المومن آیت ۶۱)

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارا رب کہتا ہے۔ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ یاد رکھو جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے منہ پھیرتے ہیں (اور اس طرح مجھ سے دعائیں کرنے سے غافل رہتے ہیں) وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

بلاشبہ ہمارا خدا عجیب خدا ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں قبول فرماتا اور اپنی قدرتِ کاملہ سے انہیں ان کی مرادیں عطا کرتا ہے لیکن دعا کا حق صرف منہ سے چند دعائیہ کلمات کہہ دینے سے ادا نہیں ہوتا۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا کرنے کا حق کس طرح ادا ہوتا ہے؟ سو اس کا جواب بھی خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دیا ہے اور بتایا ہے کہ بندوں کو دعا کس طرح اور کس رنگ میں مانگنی چاہیئے۔ یوں تو خدا تعالیٰ نے دعا کے بہت سے آداب پر روشنی ڈالی ہے۔ فی الوقت اس ضمن ایک خاص ادب کا ذکر کرنا ہمارے مدِ نظر ہے۔ وہ خاص ادب یہ ہے کہ بندوں کو چاہیئے کہ وہ تضرّع اور ابتہال اور درد و الحاح سے اپنے قادر و کریم خدا کو پکاریں اور کمال دردمندی اور دلی جوش کے ساتھ اُس کے حضور دعا کر کے اُس سے اُس کے فضل و رحم اور معجزانہ تائید و نصرت کے طالب ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دعا کے اس خاص ادب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ

(الاعراف آیت ۵۶)

اپنے رب کو گڑگڑا (گڑگڑا کر دبھی) اور چپکے چپکے (بھی) پکارو۔

دعا میں دلی جوش اور تضرّع و ابتہال کی کیفیت دو چیزوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک اس امر کے احساس سے کہ خدا تعالیٰ بے نیاز ہے اور باقی سب مخلوق اُس کی محتاج ہے اور اس کے فضل کے بغیر انسانوں کی احتیاج پوری نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کا احساس دلانے کے لئے فرمایا ہے:۔

وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۚ (محمد آیت ۳۹)

اللہ بے نیاز ہے اور تم (سب) محتاج ہو۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ احتیاج سے پاک اور بے نیاز ہونے کے باوجود وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ۚ (الانعام آیت ۱۳۴) کی رُو سے بہت رحم کرنے والا اور لوگوں کی حاجات کو پورا کرنے والا ہے۔ تاہم اس کی بے نیازی کی وجہ سے انسانوں کے دلوں میں خوف کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ اس خوف اور خشیت کے زیر اثر انسانوں میں اللہ کی بے نیازی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور یہ احساس دعا میں دلی جوش پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

دوسری چیز جس سے دعا میں دلی جوش اور تضرّع و ابتہال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس امر کو بشدت محسوس کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمہ قدرت و طاقت ہے اور بے انتہا فضل کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اس احساس کے نتیجہ میں انسان اس امید اور یقین سے بھر جاتا ہے کہ وہ ارحم الراحمین ہماری تہیدستی اور بے مائیگی پر رحم فرما کر ضرور ہماری پکار کو سنے گا اور اپنی قدرت کاملہ سے غیر ممکن کو بھی ممکن کر دکھائے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں نزول رحمت کے بارہ میں قوی امید اور کامل یقین کے ساتھ دلی جوش سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔ وہاں ساتھ ہی فطری مفلسی، بے مائیگی اور محتاجی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے خوف اور خشیت کو دل میں جگہ دے کر پورے جذبہ و جوش کے ساتھ خدا کو پکارنے پر زور دیا چنانچہ فرمایا:۔

وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ (الاعراف آیت ۵۷)

اور اللہ کو اس طرح پکارو کہ تمہیں اس کا خوف بھی ہو اور اس سے امید بھی۔ اللہ کی رحمت یقیناً نیکوکاروں سے قریب ہے۔

الغرض دنیا میں تضرّع و ابتہال اور دلی جوش پیدا کرنے والی دو چیزیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور بے پایاں فضل و رحم پر کامل یقین اور دوسرے اپنی مفلسی اور تہیدستی و بے مائیگی اور محتاجی کا اقرار اور یہ خوف کہ کہیں ہماری بے عملی آڑے آ کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے سے محروم نہ رکھے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دعا میں دلی جوش کے ان دو محرکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"(دعا میں) دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں۔ ایک خدا کو کامل و قادر اور جامع صفات کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہا تک اپنے وجود اور بقا کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبداء اسی کو خیال کرنا، دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دکھانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں۔ انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دو محرکوں کے دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتش شوقِ الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتی۔"

(براہین احمدیہ حصہ اول تا چہارم ص۴۷۷)

آجکل ہم قدیم الٰہی سنت کے مطابق رونما ہونے والے نامساعد حالات میں سے اور رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں سے جو دعاؤں کی قبولیت کے خاص ایام ہیں گزر رہے ہیں۔ موجودہ حالات اور رمضان کے بابرکت ایام ہر دو اس امر کے متقاضی ہیں کہ ہم دعاؤں پر بہت زور دیں۔ دلی جوش کے ساتھ دعائیں کریں۔ درد بھری اور متضرعانہ دعائیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنی ان درد بھری اور متضرعانہ دعاؤں سے ایک شور ڈال دیں۔ ایسا زبردست شور جو ملائے اعلیٰ میں سنا جائے اور قبولیت کو جذب کر کے حالات کو یکسر بدل ڈالے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم دعاؤں میں دلی جوش پیدا کرنے والے مذکورہ بالا ہر دو محرکات سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور پھر قدرتِ خداوندی کے نمونے دیکھیں۔

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً
وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

(حدیث نبویؐ)

بعض بعض شعر حکمت پر مبنی ہوتے ہیں اور بعض بعض تقریریں تو جادو ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقامت

محترم مولانا غلام باری صاحب سیف، وکالت تبشیر، ربوہ

قسط آخری

حضرت زبیرؓ

پندرہ سال کا سن تھا جب یہ اسلام لائے حضرت ابوبکرؓ کے بعد یہ چوتھے یا پانچویں اسلام لانے والے تھے۔

(اسد الغابہ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶)

ان کی والدہ صفیہ عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ اس لیے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد ٹھہرے۔ اس کے بعد چونکہ ان کی شادی حضرت عائشہؓ کی بہن اسماءؓ سے ہوئی اس لیے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف بھی ٹھہرے۔

یہ اسلام لائے تو ان کو ان کا چچا چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیتا اور کہتا اپنے دین میں واپس آجاؤ۔ اسلام کا انکار کرو۔ لیکن ان کا یہی جواب ہوتا۔ اب کبھی کفر کی طرف نہ لوٹوں گا۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد ۳ صفحہ ۷)

بہت شجاع تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقعہ پر انہیں اپنے حواری کا خطاب دیا تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوئے تو ابن زبیرؓ جو ابھی بہت چھوٹے تھے۔ انہیں ساتھ لے جاتے۔ حجاج نے جب مکہ کا محاصرہ کیا تو انہوں نے بڑی جرأت سے جان جان آفریں کے سپرد کی۔ ان کی بیوی اسماءؓ کو ہجرت کے موقعہ پر خدمت کی وجہ سے ذات النطاقین کا خطاب ملا۔ ابن زبیرؓ ان کے بیٹے بہت عابد و زاہد تھے۔ حرم میں اتنی لمبی اور بے حس و حرکت نماز پڑھتے کہ بعض اوقات بام حرم کے کبوتر ان کے کندھوں پر بیٹھ جاتے۔

یہ تو مکی زندگی کی چند مثالیں ہیں تاریخ نے بعض کا ذکر کیا اور بعض کا ذکر تاریخ میں محفوظ نہیں۔ ورنہ کفار قریش ہر اسلام لانے والے کو تختہ ستم بناتے۔ اسلام لانے والے کسی صحابیؓ کی جان و مال محفوظ نہ تھی۔ آخر اللہ تعالیٰ کے اذن سے مدینہ کی طرف ہجرت شروع ہوئی۔

ہجرت کا امتحان

اور وطن کی جدائی کوئی معمولی آزمائش نہ تھی اس کا قدرے احساس ان کو ہو سکتا ہے جنہوں نے ۱۹۴۷ء میں وطن چھوڑا۔ جائیدادیں چھوڑیں کچھ خالی ہاتھ گھر بار جلوا کر پاکستان پہنچے۔ کچھ معمولی اثاثہ پاکستان لا سکے۔ بعض کی جانیں راستہ میں فدا ہوئیں اور کچھ کو ادھر آکر بیماریوں اور مردی اور فاقوں کا سامنا کرنا پڑا۔

ہجرت کے وقت گھر کا سارا نقد اثاثہ حضرت ابوبکرؓ ساتھ لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے لیے ظالموں نے سو اونٹ انعام رکھا تھا۔ اسی لیے سراقہ نے آپؐ کا تعاقب کیا تھا۔ رات کی تاریکی میں گھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے۔ تین دن آپؐ نے غار ثور میں جو سانپوں اور بچھوؤں کا مسکن تھا گزارے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اکا دکا صحابیؓ ہجرت کرتے رہے ان میں سے ابو سلمہؓ سے جو گزری وہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

ایک اور صحابی مصعب بن عمیرؓ تھے جو مکہ کے ایک خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتے تھے بہت عمدہ لباس پہنتے، سب سے قیمتی جوتا ان کا ہوتا۔ بیش قیمت عطر استعمال کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ہجرت سے قبل عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ بھیجا۔ انہوں نے ہجرت کا ارادہ کیا تو ظالموں نے سب کچھ ان سے چھین لیا۔ مدینہ میں آکر ایسی عزبت سے زندگی بسر کی کہ نرم و نازک جلد سخت ہو گئی اور چہرہ کا رنگ تک بدل گیا۔ سب سے قیمتی لباس پہننے والے کو تن ڈھانکنے کے لیے پورا لباس بھی میسر نہ ہوتا ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ یہ آئے تو ان کی بیکسی کی حالت دیکھ کر حبیب کبریا آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکے۔ اور فرمایا اس نے بہت اچھے دن دیکھے تھے۔ اُحد کے روز یہ شہید ہوئے تو کفن پورا میسر نہ تھا ان کی چادر سے جسم ڈھانپا گیا۔ لیکن چادر اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر کی جانب سرکاتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور پاؤں ڈھانکتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا تو فرمایا سر چادر سے ڈھانپ دیا جائے اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی جائے۔

(بخاری باب ہجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ان کی بے بسی یاد کر کے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ رو دیئے تھے جب ان کے سامنے افطاری کے وقت قسما قسم کے کھانے چنے گئے حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے جب رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا مجھے مصعب بن عمیرؓ یاد آگئے۔ ہمارے پھل تو اس دنیا میں پک گئے۔ اور ہم ان سے متمتع ہو رہے ہیں۔ وہ پھلوں کے پکنے سے پہلے ہی دنیا سے کوچ کر گئے۔ یہ درست ہے بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے صابر بندوں کو اس دنیا میں اپنے وعدوں کے مطابق جزا دیتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس جزا کو اگلی دنیا کے لیے اٹھا رکھتا ہے اور یقیناً اگلی دنیا کی جزا اس دنیا کی جزا سے بہتر ہے۔ اسی لیے عبدالرحمان بن عوفؓ رو دیئے تھے کہ کہیں ہمارے اگلے جہان کے اجر کم نہ ہو جائیں۔

اور اول الذکر صحابہؓ میں وہ صحابہؓ شامل ہیں جنہوں نے فرمایا۔ بخدا ایک روز وہ بھی تھا کہ ہم درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کرتے تھے آج ان میں سے ہر ایک دیار و امصار کا والی بنا۔ جیسے ابو عبیدہؓ بن جراح۔ کہ فاتح شام ہوئے یہ مدینہ کے گورکن تھے۔ اور سعد بن ابی وقاصؓ فاتح عراق ہوئے۔

صحابہ کرامؓ مدینہ میں تشریف لائے تو بے شک انصار نے ایثار کی اعلیٰ مثال قائم کی وہ جو کچھ اپنے مہاجر بھائیوں کے لیے کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔ لیکن مکہ کی محبت اور اس کی یاد خوب تڑپاتی۔ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ اور حضرت بلالؓ کو بخار آیا۔ حضرت ابوبکرؓ بخار کی شدت میں یہ شعر پڑھتے۔

کل امرئ مصبح فی اھلہ
والموت ادنیٰ من شراک نعلہ

کہ ہر آدمی جب صبح کرتا ہے تو اس کے عزیز اُسے دعا دیتے ہیں کہ تیری صبح بہتر ہو۔ اور حال یہ ہے کہ موت اس کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔ حضرت بلالؓ بخار کی شدت میں مکہ اور اس کی وادی کے نغمے الاپتے آپ فرماتے۔

الا لیت شعری ھل ابیتن لیلۃ
بواد وحولی اذخر و جلیل
وھل اردن یوما میاہ مجنۃ
وھل یبدون لی شامۃ وطفیل

اے کاش۔ پھر کبھی وہ شام بھی آئے گی۔ کہ میں مکہ میں ہوں گا اور میرے اردگرد مکہ کی اذخر اور جلیل گھاس ہوگی اور کیا پھر کسی روز میں مجنہ کے چشموں پر ہوں گا اور میرے گرد شامۃ اور طفیل کی پہاڑیاں ہوں۔

سیدہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر سارا ماجرا عرض کیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

"اے اللہ مدینہ کی وبا مدینہ سے نکال دے۔ اور میرے صحابہ کے دل میں مدینہ کی محبت ویسی ہی پیدا کر دے جیسی مکہ کی تھی"

(بخاری باب قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ المدینہ)

ابوہریرہؓ اور اصحاب صفہؓ کی فاقہ کشی

مسجد نبوی میں کچھ ایسے نوجوان رہتے تھے۔ جو دن کے وقت جنگل سے ایندھن لاتے۔ اور رات کو قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے۔ نہ انکو لباس زیب تن کے لیے پورا میسر تھا۔ نہ گزر اوقات۔ لوگ اپنے باغوں سے کھجوروں کے گچھے لا کر لٹکا دیتے جو کھجور پک کر گر جاتی یہ کھا لیتے۔ یا جو صحابہؓ انہیں مہیا کرتے اس پر گزارہ تھا۔

ایک صحابی حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ جو بہت دیر کے بعد مسلمان ہوئے تھے وہ مسجد نبوی سے باہر اس لیے نہ جاتے تھے مبادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں کچھ فرمائیں۔ اور میں محروم رہ جاؤں وہ خود فرماتے ہیں کہ کئی کئی وقت کے فاقوں سے میں بیہوش ہو جاتا۔ لوگ سمجھتے مجھے کوئی جن چمٹ گیا ہے اس لیے وہ میری گردن پر پاؤں رکھتے۔

(بخاری باب اذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحض علی انفاق اھل العلم)

نوافل ادا کئے۔ اور سر قلم کروالیا

ان اصحاب صفہ میں سے جنہیں بخاری نے قراء بھی کہا ہے اور لکھا ہے کہ یہ دن کو جنگل سے ایندھن لاتے اور رات کو نوافل ادا کرتے

(بخاری کتاب المنازل باب غزوۃ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونۃ)

ان میں سے ستر قاریوں کو دھوکے سے کچھ قبائل لے گئے۔ اور ان سب کو شہید کر دیا صرف تین دوڑ کر بچ گئے۔ ان کو پناہ کے بہانے پہاڑی سے نیچے اتارا۔ ان میں سے ایک کا نام خبیبؓ بن عدی تھا۔ جبکہ دوسرا زیدؓ تھا۔ خبیبؓ کو انہوں نے پابند سلاسل کر دیا اس کے بعد خبیبؓ کو اُن لوگوں نے خرید لیا۔ جن کے آدمی حارث کو بدر کے روز خبیبؓ نے قتل کیا تھا۔ ان بزدلوں نے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لیے خبیبؓ کو قتل کی ٹھانی۔ اور پھر ایک معین دن وہ حرم کی حدود سے خبیبؓ بن عدی کو باہر لے گئے تاکہ اسے قتل کر کے اپنے انتقام کی پیاس بجھائیں۔ جب مقتل میں خبیبؓ کو لے گئے تو انہوں نے کہا مجھے قتل سے پہلے دو نفل ادا کر لینے دو۔ نوافل سے فارغ ہوئے تو کہا۔ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم کہو گے۔ بزدل موت سے ڈر گیا۔ تو میں اپنے رب سے مزید عجز و نیاز کر لیتا۔ اور پھر یہ کہہ کر اسے پروردگار ان سے نپٹیو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو شعر پڑھے اور گردن خم کر دی۔ وہ شعر یہ ہیں ؎

لستُ ابالی حین اقتل مسلماً
علی ایّ شقٍّ کان للہ مصرعی
و ذلک فی ذات الالٰہ و ان یشأ
یبارک علی اوصال شلوٍ ممزع

کہ جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاؤں۔ تو مجھے پرواہ نہیں کس پہلو میں گرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے جسم کے ٹکڑوں میں بھی برکت ڈالے۔

امام بخاری نقل کرتے ہیں کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جان دینے سے پہلے دو رکعت کی ادائیگی کی سنت قائم کی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ الرجیع و رعل و ذکوان)

ظالموں نے اس پر بس نہ کی بلکہ قتل کے بعد ان کے جسم سے گوشت کاٹنا چاہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھیوں کو ان کی لاش کی حفاظت کے لیے بھیج دیا۔

خون سے منہ دھویا

ان شہداء میں ایک حرامؓ بن ملحان بھی تھے یہ مشہور صحابی حضرت انسؓ کے ماموں تھے کفار کو اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے کھڑے ہوئے یہ ان کفار سے باتیں کر رہے تھے کہ کفار نے ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ وہ پچھلی جانب سے آیا اور نیزہ کا ایسا بھرپور وار کیا کہ کمر کو چیرتا ہوا پیٹ سے نکل گیا۔ انہوں نے اپنے خون سے اوک بھری اللہ اکبر کہہ کر اپنے منہ پر خون پھینکا اور کہا۔

فُزتُ و ربّ الکعبۃ

کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

(بخاری باب غزوۃ الرجیع و رعل و ذکوان)

کیا خوب کسی نے ایسے مواقع کے لیے کہا۔

؎ وضو خوں سے نہ ہو جب تک نہیں ہوتا روا سجدہ
یہاں سر کٹ کے گرتا ہے تو ہوتا ہے ادا سجدہ

حدیث رسولؐ ہے کہ شہید قیامت کے دن خدا کے سامنے ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ بہتے خون کا رنگ تو سرخ ہوگا لیکن خوشبو اس کی کستوری کی ہوگی۔

زیدؓ کا صبر و جذبہ

اوپر آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت خبیب کے ساتھ ایک صحابی زیدؓ بھی تھے۔ انہیں ظالم قتل سے پہلے پوچھنے لگے۔ کہ تمہارا جی تو چاہتا ہوگا کہ آج تمہاری جگہ یہاں محمدؐ ہوتے اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے ہوتے۔

صابر اور دلبر زیدؓ نے جواب دیا۔ تم یہ کہتے خدا کی قسم میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں گھر آرام سے بیٹھا رہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں مدینہ کی گلیوں میں کانٹا بھی چبھ جائے۔ ؎

قدم الرجال بصدقہم فی حبہم
تحت السیوف اریق کا القربان

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے عشق و وفا کی وجہ ان لوگوں نے تلواروں کے سایہ تلے اپنے خون یوں بہائے جیسے قربانی کا بکرا بوقت ذبح گلا کٹوائے۔

صحابہ کرامؓ کے صدق و وفا۔ صبر و استقامت کی حکایت بہت دراز ہے۔ شمع رسالت کے یہ پروانے۔ شمع جلی تو جل مرنے کے لیے آ گئے۔ انہوں نے اس شمع پر سب کچھ قربان کر دیا۔ نور محمدی کی لو پر طواف کرتے ہوئے جان دیدی۔ صلوٰۃ وسلام ہو ان کے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان فدائیوں پر آخر میں میں ایک ایمان افروز واقعہ بیان کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

سعدؓ کے جذبات

احد کا میدان ہے خدا کی تقدیر کیوجہ سے میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی زخمی ہوئے اور یہ مشہور ہو گیا کہ سرکار دو عالم شہید ہو گئے یہ خبر مدینہ میں پہنچ گئی۔ عورتیں بھی گھروں سے نکل کر احد کی جانب روانہ ہو گئیں۔ اللہ نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت میں بھی حفاظت فرمائی جب حملہ آور ابن قمئہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سوائے خدا کے اور کوئی نہ تھا۔ چوٹ کی وجہ سے حضورؐ بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ جب حضورؐ ہوش میں آئے اور آپؐ نے صحابہؓ کا جائزہ لیا تو فرمایا سعدؓ بن ربیع انصاری کا پتہ کرو۔ میں نے جنگ کے دوران اسے تلواروں، نیزوں میں گھرا دیکھا تھا اس کا پتہ کریں۔ چنانچہ ایک صحابیؓ گئے میدان جنگ کو دیکھا بھالا سعدؓ بن ربیع کا نام لے کر آوازیں بھی دیں لیکن انہیں سعدؓ بن ربیع کا کوئی پتہ نہ چلا واپس آ کر انہوں نے عرض کی سعدؓ بن ربیع مجھے کہیں نہیں ملے۔ اس پر کسی نے کہا آپ پھر جائیں اور یہ آواز دیں سعدؓ بن ربیع مجھے خدا کے رسولؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے وہ کہتے جب میں نے اس طرح آواز دی تو لاشوں میں سے کسی نے مجھے اشارہ سے اپنی طرف بلایا۔ میں اس طرف بڑھا دیکھا تو سعدؓ بن ربیع ہیں۔ میں نے کہا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری عیادت اور خبر پرسی کے لیے بھیجا ہے اس پر سعدؓ بن ربیع نے کہا۔ میں موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہوں زیست کی امید منقطع ہو چکی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا یا رسول اللہ نبیوں کو ان کے متبعین کی قربانی کی وجہ سے جو ثواب ملتا ہے۔ اللہ آپ کی آنکھ اس بارہ میں سب نبیوں سے زیادہ ٹھنڈی کرے کس قدر قابل قدر ہے یہ فقرہ کہ اپنی قربانی کا ثواب بھی آقاؐ کے حضور سعدؓ پیش کر رہے ہیں کہ یہ جوت انہیں نے تو جلائی تھی۔ اس کے بعد کہا میرا ایک پیغام میری قوم کے بھی نام ہے اور وہ یہ کہ اے میری قوم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی امانت ہیں۔ جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت کی حفاظت کی اب ہم یہ امانت تمہارے ہاتھوں میں منتقل کر رہے ہیں۔ دیکھنا اگر یہ امانت ضائع ہو گئی تو قیامت کے دن خدا تمہارا کوئی جواب نہ سنے گا۔

اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خدائی صحابیؓ کو کوئی فکر ہے تو اپنے محبوب آقا رسول بطحاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ طلحہؓ نے ہاتھ شل کروا لیا۔ ہاتھ پر تیر لگتا تو "اف" تک نہ کرتے۔ ہاتھ شل کروا لیا صابر طلحہؓ نے لیکن چہرہ مبارک کی حفاظت سے ہاتھ دستکش نہ ہوا اللہ کی ہزاروں رحمتیں ہوں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فدائیوں پر کہ انہوں نے رفاقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر دیا۔ اور اپنے آسمانی آقا سے اس روز یہ سند حاصل کی فرمایا

منہم من قضیٰ نحبہٗ
و منہم من ینتظر

بعض نے اپنا حق ادا کر دیا اور بعض اسی انتظار میں ہیں کہ کب انہیں صدق و وفا کے اظہار کا موقع ملے۔

اللھم صل علی محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ و بارک وسلم انک حمید مجید۔

یاد رفتگان

محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب کی یاد میں

میں احمدیت پر نثار ہو جانے والے ایک پیارے دوست قریشی عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سکھر و زعیم انصار اللہ کے بارے میں جن کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا کچھ عرض کرتا ہوں۔ مرحوم کی ساری زندگی دین کی خدمت میں گزاری۔ مرحوم ریلوے سکول میں ٹیچر تھے دوران ملازمت اور بعد ریٹائرمنٹ سوائے خدمت دین کے کوئی مشغلہ نہ تھا۔

مرحوم صوفی محمد رفیع سابق امیر جماعت خیرپور ڈویژن اور ریٹائرڈ ڈی ایس پی کا دایاں ہاتھ تصور کئے جاتے تھے۔ صوفی صاحب مرحوم کے زمانہ امارت میں قریشی صاحب مرحوم سیکرٹری مال تھے۔ لیکن جماعت کے جملہ امور میں تمام عہدہ داران سے زیادہ کام کرتے تھے۔ صوفی صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جماعت کا سارا بوجھ قریشی صاحب مرحوم کے کندھوں پر آن پڑا جس کو تادم وفات بہت اچھے طریقے سے نبھایا حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کو مرحوم کے ساتھ بہت انس تھا کیونکہ انصار اللہ کے امور میں حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے زمانہ صدارت میں قریشی صاحب مرحوم کو اپنے جوہر دکھانے کا موقع میسر آیا۔ مرحوم فارسی کی مشہور نظم "جان من قربان تست اے یار محنم" بہت سریلی آواز میں انصار اللہ کے اجتماعات کے موقع پر پڑھا کرتے تھے اور احباب جماعت بہت پسند کرتے تھے۔ افسوس کہ فارسی کی طرف نئی نسل کو توجہ بہت کم ہے مرحوم بہت سادہ لیکن پروقار اور صاف ستھرا اسلامی لباس پہنا کرتے تھے۔ مرحوم کو صوفی محمد رفیع صاحب اور مولانا غلام احمد صاحب فرخ مرحوم کی طرح سندھی زبان پر بہت عبور تھا اور سندھیوں میں یہ تینوں احباب سندھی زبان جاننے کی وجہ سے بہت مقبول تھے۔ مرحوم صوفی صاحب اگرچہ پولیس افسر تھے لیکن اس کے باوجود لوگ ان کی پیروں کی طرح عزت کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ سارا عرصہ ملازمت سندھ میں گزارا اور گھوڑ سواری کے ذریعہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیا کرتے تھے۔ صوفی صاحب مرحوم ایک باوقار اور بڑی رعب دار شخصیت کے مالک تھے تادم وفات ان کے لباس کی شان و شوکت اور مستعدی میں فرق نہ آیا۔ وہ سپاہیانہ زندگی گزارتے تھے۔

قریشی صاحب مرحوم خوش قسمت انسان تھے کہ عمر کا سارا حصہ دین کی خدمت میں گزارا اور اللہ تعالیٰ نے آخر پر وہ مقام عطا فرمایا جس کی انتظار آجکل کے مخلص اور فدائی نوجوان کرتے کرتے تھک گئے ہیں۔

مرحوم کے ایک صاحبزادہ قریشی مبارک احمد صاحب ایک لمبے عرصے سے بیمار ہیں۔ اور کمزور ہو چکے ہیں۔ مرکز میں مربی سلسلہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام لواحقین کو اور خصوصاً قریشی مبارک احمد صاحب کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(مکرم چوہدری نذر محمد نذیر گولیکی۔ ریٹائرڈ سب انجینئر مکینیکل پاک ریلوے حال دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معراج کی رات کا تحفہ ــــ نماز

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

نماز کی اہمیت اور آداب کے متعلق مختلف وقتوں اور پیرائے میں افراد جماعت کو تلقین کی جاتی ہے۔ مگر اس فرصت میں خدا تعالیٰ کے حکم فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ کے تحت اور اس لئے بھی کہ سینکڑوں نئی سعید روحیں ہم میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ بچے نماز کی عمر کو پہنچ رہے ہوتے ہیں اور چند ایسے نوجوان جنہوں نے اپنے آپ کو دنیاوی دھندوں میں ایسا پھنسایا ہوا ہے کہ اُن کو بزرگوں کی صحبت اور ان سے دین کی باتیں سیکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ ان تک نماز کے متعلق چند اہم باتیں کرنے کے لئے قلم اُٹھا رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے کہ میں مؤثر رنگ میں پیش کر سکوں۔ تا ہمارے وہ بھائی اور بچے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان پر عمل کرتے ہوئے حقیقی معنوں میں خدا تعالیٰ کے عبد اور حقیقی معنوں میں اطاعت گزار بندے بن جائیں اور دعاؤں کی قبولیت کے نظارے دیکھیں۔ آمین۔

یہ اہمیت ہی کچھ کم نہیں کہ خدا تعالیٰ نے معراج کی رات اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کی امت کے لئے جو واحد تحفہ دیا وہ نماز ہی تھی۔ دیکھیں جب باپ اپنے بچوں کو، بھائی اپنی بہنوں کو، ایک دوست دوسرے دوست کو کوئی تحفہ دیتا ہے۔ باوجود یہ کہ تحفہ دینے والا بھی فانی اور تحفہ بذاتِ خود بھی فانی چیز ہوتی ہے تو تحفہ لینے والا ہر ایک کو دکھاتا ہے۔ خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ اس کی حفاظت اپنی ہر پیاری چیز سے بھی زیادہ کرتا ہے۔ تو کیا ایک ایسا تحفہ جو تمام گذشتہ انبیاء میں سے صرف اور صرف محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ ایسا تحفہ جو انسان کو براہِ راست خدا تعالیٰ سے ملاتا ہے جیسا کہ آقائے دو عالم نے فرمایا الصلوٰۃ معراج المومنین (معراج اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا نام ہے) پھر ایسا تحفہ جس کو کبھی فنا نہیں اس تحفہ سے اس دنیا میں بھی لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور آخرت جو حقیقی زندگی ہے میں بھی اس کے ثمرات پھل حاصل ہوں گے۔ پھر یہ تحفہ دینے والا احکم الحاکمین ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ تو اس قیمتی تحفے کی زبردست اہمیت محتاجِ بیان نہیں۔ اس کی ایک اور اہمیت خدا تعالیٰ نے سورۃ عنکبوت میں فرمائی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ یعنی نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔

نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے ہی نہیں روکتی بلکہ خدا تعالیٰ نمازیوں کو اعلیٰ مرتبے، بخشش اور باعزت رزق عطا فرماتا ہے۔ فرمایا۔ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ۔ (انفال ۵)

یعنی جو نمازوں کو قائم کریں اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کریں یہی سچے مومن ہیں اور ان کے لئے ان کے رب کے پاس مرتبے اور بخشش اور باعزت رزق ہے۔

جہاں خدا تعالیٰ نے اور بھی بہت سارے نماز کے فائدے بیان کئے ہیں ان میں ایک یہ بھی فائدہ ہے لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرہ ۲۷۸)

یعنی نماز پڑھنے والوں کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کوئی غم نہیں ہوگا۔ وہ ہر قسم کے غم سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

نماز کی یہ چند اہمیتیں بیان کرنے کے بعد اب ہم آداب کی طرف آتے ہیں۔ نماز کے آداب کے متعلق ہمارے آقا (جن کے لئے ہم اپنی جان، مال اور بچوں تک کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں) ایک جامع اصول بیان فرمایا ہے قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ یعنی تو اس طرح اللہ کی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر یہ درجہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر یقین کر کہ وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے یہ ایک ایسا تصور ہے جس میں عاجزی کے ساتھ تمام آداب سمٹے ہوئے ہیں۔ کیا جب احکم الحاکمین کائنات کے خالق و مالک اور اپنے پیدا کرنے والے کے حضور کھڑے ہوں گے تو ہمارے جسم کا رُواں رُواں عاجزی کا اظہار نہیں کر رہا ہوگا؟ اور نماز کی ہر حرکت میں عاجزی نہیں پائی جائے گی؟ یہ عاجزی ہی ہے جس سے مومن کامیاب ہوتے ہیں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون)

پہلی بات:۔ بعض نوجوان اور ان کو دیکھ کر اطفال بھی نماز کے لئے ننگے سر کھڑے ہوتے ہیں وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہیں۔ انہیں امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا یہ ارشاد بھی بھول جاتا ہے کہ دینی اجتماعات میں ننگے سر نہ بیٹھا کریں۔ ناظم اطفال بھی کبھی کبھی زبانی اور الفضل کے ذریعہ اس کی یاددہانی کراتے رہتے ہیں۔ میرے عزیزو! جب امام جماعت ایدہ اللہ کسی بھی اجتماع یا مجلس میں ننگے سر بیٹھنا آداب کے خلاف قرار دیتے ہیں تو کیا جب ہم کائنات کے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہوں تو ننگے سر کھڑا ہونا زیب دیتا ہے؟ احادیث میں آتا ہے کہ نماز کے دوران آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پگڑی یا ٹوپی پہننے کا حکم فرمایا کرتے تھے نیز فرمایا کرتے تھے کہ جب تم نماز کے لئے آؤ تو سر پر کچھ لپیٹ کر یعنی پگڑی کی طرح باندھ لیا کرو (کشف الغمہ عن جمیع الائمہ) بعض نوجوان اس حکم کے ضمن میں "سر پر کچھ لپیٹ لیا کرو" رومال استعمال کرتے ہیں۔ رومال کو مخروطی شکل میں باندھ لیا کرتے ہیں جس سے سر کا وسطی حصہ ننگا رہتا ہے حالانکہ سر کا وسطی حصہ ننگا رکھنا بھی جائز نہیں رحمۃ للعالمین نے اس کے متعلق بھی وضاحت فرما دی ہے "نماز میں سر کے گرد رومال کا سا کپڑا ایسے طور پر باندھنا کہ سر کا وسطی حصہ ننگا رہے۔ معیوب سا ہے۔ (کشف الغمہ)

دوسری بات:۔ نہایت ضروری ہے کہ نماز کے دوران نظر سجدہ گاہ پر ہو۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسے دوست بھی ہیں جو اپنی نظر گردن کو اتنا اونچا کرتے ہیں کہ نظر کا زاویہ ۱۳۵ تک جا پہنچتا ہے اور آنکھیں مکمل طور پر کھلی ہوتی ہیں۔ ظاہر جتنی نظر دور جائے گی اتنا ہی نظر کا پھیلاؤ زیادہ ہوگا۔ آنکھ دائیں بائیں گھوم رہی ہوگی۔ جس سے خیالات میں یکسوئی پیدا نہیں ہوگی اور یہ تصور کہ ہم خدا کو یا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے ختم ہو جائے گا۔ حدیث میں آتا ہے "کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا بھی صحیح نہیں کیونکہ شیطان اس دیکھنے کے وقت اللہ کی بجائے اپنا حصہ بنا لے گا۔" (مشکوٰۃ)

نظر سجدہ گاہ پر ہونی چاہیئے اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس کے راوی حضرت انسؓ ہیں۔ "یا انس اجعل بصرک حیث تسجد (ایضاً) اے انس جہاں پر سجدہ کریں وہاں اپنی آنکھ رکھو۔

جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ آنکھ جتنی دور دیکھے گی نظر کا حلقہ اتنا ہی وسیع ہوگا اور آنکھ قدرتی طور پر دائیں بائیں گھومے گی یہ نماز کی روح کے سراسر خلاف ہے اس کے متعلق بھی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ ہر نبی سے بڑھ کر اپنی اُمت سے پیار کرنے والے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "اے میرے بیٹے نماز میں اپنی توجہ ادھر ادھر جھانکنے سے بچا کہ نماز میں ادھر ادھر جھانکنا ہلاکت ہے۔"

تیسری بات:۔ بعض نماز جسم کی معمولی حرکت کے بعد رکوع سے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اگر انہیں علم ہو کہ رکوع سے اٹھتے وقت تسمیع اور تحمید بھی یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ بھی پڑھا جاتا ہے تو وہ اتنی جلدی نہ کریں۔ پھر سجدہ سے صرف چند انچ پیشانی اٹھا کر ہی دوسرے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ حقیقی معنوں میں نماز پڑھنے والا ان حرکات کو عاجزی کی طرف منسوب نہیں کرے گا۔ یہ احکم الحاکمین کے حضور ایک متکبرانہ حرکت ہے۔ اس کے متعلق بھی سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے، "اللہ ایسے بندے کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنے رکوع اور سجدے سے اٹھتے وقت اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔" (مشکوٰۃ)

اگر خدا تعالیٰ کی یہ ساری باتیں سچی ہیں اور یقیناً یہ سچی ہیں کہ نماز بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ نماز پڑھنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور بلند مرتبے، بخشش اور باعزت رزق ہے اور خدا کے ایسے بندوں کے لئے اس دنیا اور آخرت میں بھی کوئی غم نہ ہوگا تو پھر ہمیں نماز کے تمام آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ سر کو ٹوپی یا پگڑی سے ڈھانپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو گا۔ آنکھ سجدہ گاہ پر ہونی چاہیئے رکوع اور سجدہ کے بعد ہمیں اپنی پشتوں کو سیدھا کرنا چاہیئے۔ ایسا کرنے سے یقین کریں آپ کے دل خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

میرے پیارو! ہم ایک ایسے وجود سے متعلق ہیں جس نے ہمیں اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچایا۔ جس نے ہمارے زنگ آلود ذہنوں کو صیقل بخشی۔ جس نے ہمارے داغدار سینے کو آئینے کی طرح صاف کر دیا۔ ہزار سال سے جو اخلاق مٹ چکے تھے وہ اخلاق ہماری ہر حرکت سے ظاہر ہونے لگے۔ دشمن بھی ہمارے اخلاق کی تعریف کرنے پر مجبور ہے ہمیں نماز کی روح سمجھائی۔ ہمارے بوڑھے، جوان اور بچے بھی خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے وہ عورتیں جو مردوں کے ساتھ مساوی حقوق کے لئے دن منائی رہتی ہیں۔ ان کی ہی صنف میں سے احمدی عورت آج خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہو رہی ہے اور اعلان کر رہی ہے کہ رحمۃ للعالمین کے لائے ہوئے دین میں مرد اور عورت برابر ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی قبل از وقت بعض بشارتیں دیتا ہے۔ یہ سب کچھ درست طریق سے اور سنوار کر نماز پڑھنے کا نتیجہ ہے۔ سو تھوڑی سی غفلت دور کر کے ہمیں آداب نماز کو صد فیصد قائم رکھنا چاہیئے۔

اے درختِ احمدیت کی سرسبز شاخو! ہم تو ہر ابتلاء اور امتحانوں میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہے اس کے حضور اپنی کم مائیگی اور عاجزی کا اظہار کیا اور اس نے ہر ایسے موقع پر صبر و استقامت عطا فرمائی۔ آج پھر جماعت کا نہایت ہی پیارا محبوب، امام جماعت حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی نمازیں پڑھنے کی تلقین کر رہا ہے جس میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے یا اس کا ہمیں دیکھنے کا تصور ہو۔ آئیں! ہم سرسبز شاخ کی طرح جھک جائیں۔ چاروں طرف سے تھپیڑے پڑیں اور ہم تھپیڑے کے ساتھ جھکتے جائیں اور ہماری پیشانیاں سجدہ گاہ پر چپک جائیں تب ہم وہ آگ احکم الحاکمین کو دکھائیں جو ہمارے سینوں میں بھڑکائی گئی ہے تا اس کی رحمت اس آگ کو کُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا کہہ کر ٹھنڈا کر دے۔

آئیں ہم راتوں کی نیندیں حرام کر لیں خدا سے باتیں کرنے کے لئے اپنے آنسوؤں کے سیلاب سے آج کی خشک زمین کو سبزہ زار میں بدلنے کے لئے اپنے خدا کو درد سے قصے سنانے کے لئے تا وہ ماں سے بھی زیادہ پیار کرنے والا ہمیں اپنی گود میں لے لے۔ سینے سے چمٹائے اور ہم ایسے سرور میں کھو جائیں کہ نہ کوئی غم، غم ہی رہے اور نہ دکھ دکھ ہی رہے۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائیگی
آہ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائیگا رت بدل جائیگی

(انشاء اللہ)

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست جماعتیں خود بنائیں

امسال ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ کے بیرون ملک تشریف فرما ہونے کے باعث ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست بسلسلہ چندہ تحریک جدید قدرے جلدی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ مرکز میں رقوم بروقت پہنچنے کے انتظار میں اگر اس فہرست کی تیاری منحصر رہی تو کئی افراد کے ناموں کے رہ جانے کا خدشہ ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ ہر جماعت ۲۷ جون ۱۹۸۴ء تک کی وصولیوں پر مشتمل فہرست خود تیار کرے اور ۲۸ جون بروز جمعرات دفتر ہذا میں پہنچا دے۔ تاکہ تحریک جدید کا چندہ سو فیصد ادا کرنے والے مخلصین کے لئے اسی روز حضور انور کی خدمت میں بھجوا دی جائے۔

ذیلی تنظیموں سے اس کار خیر میں تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری ہدایت برائے تفصیلات چندہ وقف جدید

جملہ امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ چندہ وقف جدید بھجواتے وقت اس امر کا خیال رکھا کریں کہ "دفتر اطفال" کی وصولی کو بالغان میں مدغم نہ کیا جائے بلکہ رقوم اور تفصیل ہر دو کو علیحدہ علیحدہ بھجوایا کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

مکرم حاجی محمد خاں صاحب کا ذکر خیر

مکرم۔ محمد طفیل گھمن صاحب مربی سلسلہ احمدیہ

چوہدری محمد خان صاحب فیروز کے ناگرے ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ چار سال کی عمر میں یتیم ہو گئے اور محترم چوہدری نواب خان صاحب چیمہ چک ۸۸ ضلع سرگودھا کی کفالت و تربیت میں آ گئے۔ چوہدری نواب خان صاحب نے ان کو ایسے احسن رنگ میں پالا کہ ان میں اور اپنے بیٹوں میں کوئی فرق نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ چوہدری نواب خان صاحب کو اس یتیم پروری کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ جوانی کا وقت حاجی صاحب نے چوہدری غلام محمد صاحب چیمہ امیر جماعت ضلع خیرپور کے ساتھ برادرانہ رنگ میں گزارا۔ اور بڑھاپے کی عمر چوہدری مشتاق احمد صاحب چیمہ کے گھر میں پدرانہ حیثیت سے گزاری۔

حاجی صاحب گزشتہ سال ماہ اکتوبر میں ۸۵ سال کی عمر میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ موصی تھے۔

مرحوم پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ تہجد کے باقاعدگی سے پابند تھے۔ ذکر الٰہی بہت کرتے خصوصاً تہجد میں لا الٰہ الا اللہ کا ورد بآواز بلند گریہ و زاری سے کرتے۔ تہجد میں یوں رو رو کر دعائیں کرتے کہ جیسے اللہ تعالیٰ سے کچھ منوا رہے ہوں۔ مصیبت زدہ کی مدد اور ہمدردی اس طرح کرتے کہ خدا کے حضور پیش ہو جاتے اور رات کی تنہائی میں آہ و بکاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے اپیل کرتے۔

حاجی صاحب نیت کے صاف، ستھرے، سچ کے شیدائی، جھوٹ اور بدنظری کو قریب بھی نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ دیانت دار تھے۔ بس وہ ایک معصوم بے نفس اور مسکین دل انسان تھے۔

عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کے ہمدرد اور ہر کسی کے خیر خواہ تھے۔ بچوں کے ساتھ پیار کرتے ان کی طفلانہ حرکات پر ناراض نہ ہوتے۔ شفقت کے انداز میں سمجھا دیتے۔

آپ کے شوق حج کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے منہ بولے بیٹے چوہدری مشتاق احمد صاحب چیمہ کو سعادت و توفیق عطا فرمائی۔ جنہوں نے مالی تعاون کے علاوہ دیگر انتظامات میں بھی بھاگ دوڑ کی۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کی قربانی کو قبول فرمائے۔ آمین!

حاجی صاحب اکثر اپنے حلقہ احباب میں دیار حبیبؐ کی باتیں اور واقعات حج سنایا کرتے تھے۔

اُن کا چہرہ متبسم اور نورانی تھا۔ اکثر مسکراتے رہتے۔ اُن کی صورت سے شرافت اور پاکیزگی ٹپکتی تھی۔ اُن کی گفتار میں وقار اور رفتار میں اعتدال تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ۔

ترجمہ:۔ قوی مومن، کمزور مومن سے بہتر ہے۔

پس وہ اس حدیث پاک کے مصداق تھے۔ شدید سرد راتوں میں کھیتوں کو پانی بھی لگاتے اور تہجد بھی پڑھتے۔ سخت لُو کے طویل دنوں میں ماہ رمضان میں روزہ کی حالت میں گندم کی کٹائی کرتے اور محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر بھوک پیاس برداشت کرتے۔ تین تین من وزن اٹھا کر لے جاتے اور سارا سارا دن ان تھک زمینداری کے کام میں مشغول رہتے۔ لیکن نماز اور یاد الٰہی سے کبھی غافل نہ رہتے۔

حاجی صاحب جہاں جسم کے شہ زور تھے وہاں نفس کے مارنے میں بھی پرزور تھے۔ آخری عمر میں حقہ نوشی کی بد عادت کو بھی الوداع کہہ دیا تھا۔ اور یہی جہاد بالنفس ہے۔

حاجی صاحب کو وفات سے قبل معمولی درد اور کمزوری جسم میں محسوس ہوئی ملائکہ نے پُرسکون حالت میں اُن کی روح کو قبض کیا۔

اللہ تعالیٰ اُن کو اعلیٰ علیین میں داخل کرے۔ آمین!

اخبار الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینیجر الفضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کیا ہے!

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لیے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔" (الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

ہدایات برائے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی (اطفال و ناصرات)

(۱) مقالہ صاف ستھرا اور خوشخط ہو۔
(۲) مقالہ دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہوگا۔
(۳) مقالہ قائد صاحب یا ناظم صاحب اطفال کی تصدیق سے مرکز میں آنا چاہیئے۔
(۴) مقالہ مرکز میں پہنچانے کی آخری تاریخ یکم جولائی ہے۔

یاد رہے کہ یہ مقالہ جس کا عنوان "سیرۃ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ" ہے اس میں اول۔ دوم اور سوم آنے والے اطفال و ناصرات کو بالترتیب ۲۰۰/- ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ اطفال و ناصرات شریک ہوں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(عبدالرزاق ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

- مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب گلبرگ لاہور ایک عرصہ سے کمر درد کی وجہ سے بیمار ہیں نیز دانتوں میں بھی تکلیف ہے۔
(محمد شفیع سلیم پوری ۔ واہ کینٹ)
- میری بڑی بہو مکرمہ محمودہ بیگم اہلیہ منور احمد صاحب الوانڈے کا ۱۷ جون کو سول ہسپتال شیخوپورہ میں رسولی کا آپریشن ہونے والا ہے۔
(عبدالرزاق ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)
- میری والدہ محترمہ آنکھ میں درد کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔
(محمد انوار الحق مجاہد ۔ مغلپورہ لاہور)
- خاکسار کی بائیں ٹانگ چوٹ لگنے کی وجہ سے مسلسل تین ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔
(محمد امجد ۔ ربوہ)

احباب ان سب کے لیے دعائیں کریں۔

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں علمی ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تارک نماز کو ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر فرماتے ہیں:۔

- جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۴۲ء)
- جو شخص نماز چھوڑتا ہے میں اس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کو کبھی ایمان کی موت نصیب نہ ہوگی۔ موت سے پہلے ضرور کوئی ایسا حادثہ اسے پیش آجائے گا جس کی وجہ سے وہ ایمان سے محروم ہو جائے گا اور اس طرح وہ بے ایمان ہو کر مرے گا۔ (الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء)

(شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ ..... فَقَالَ اَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔ (بخاری)

یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں ..... پھر آپؐ نے فرمایا کہ کان کھول کر سن لو کہ جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔

جھوٹ بولنا بھی خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے مترادف ہے کیونکہ جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو وہ خدا پر بھروسہ نہیں کرتا بلکہ وہ جھوٹ پر بھروسہ کرتا ہے اور اسے خدا کی مانند خیال کرتا ہے جس سے شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے اجتناب کریں کیونکہ یہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اولاد کی تربیت

اللہ تعالیٰ سورۃ تحریم میں فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا ۝

اس آیت کریمہ میں جہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو آگ کے عذاب سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ صرف تم پر اپنی ہی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنے اہل و عیال کی بھی ذمہ داری ہے۔ کہ ان کو بھی بچاؤ۔ انصار بھائی اس آیت کریمہ کے پیش نظر اپنی اولاد کی احسن رنگ میں تربیت کریں۔

(قیادت تربیت انصار اللہ)

مطالبات تحریک جدید۔ سادہ زندگی

سینما اور تماشے

"ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لیے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

(قیادت تحریک جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنین مصائب و مشکلات کو بڑی ہمت سے برداشت کرتے اور موت کو اپنے لیے خوشخبری سمجھتے ہیں

جس قوم کے افراد میں یہ باتیں پائی جائیں اس قوم کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا:

قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی سیدنا فضل عمر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ رقم فرماتے ہیں:۔

"وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ کے یہ معنے ہیں کہ مومن خود بھی موت کو خوشی سے قبول کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ ڈرو نہیں اپنی جان اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربان کر دو۔ گویا مومن جماعت قربانی اور ایثار کا مجسمہ ہوتی ہے اور موت کا ڈر اس کے دل کے کسی گوشہ میں بھی نہیں ہوتا.....

..... وہ موت سے نہیں ڈرتے بلکہ خوشی سے اس کو قبول کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ تم موت سے مت ڈرو گویا تواصوا بالحق میں مومنوں کے ایمان اور یقین کی طرف اشارہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ انہیں صداقت پر اتنا کامل یقین ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ موت کو برا سمجھیں اسے اپنے لئے خوشخبری سمجھتے ہیں اور نہ صرف خود موت کے لئے تیار رہتے ہیں بلکہ اپنے ساتھیوں سے بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو موت کے لئے تیار رہا کرو۔

پھر فرماتا ہے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ مومنوں کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود بھی صبر کرتے اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرتے ہیں۔ صبر کے معنی یہ ہیں کہ ان کے اندر مظالم کو برداشت کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اسی طرح صبر کے ایک معنے استقلال کے بھی ہیں گویا مومنوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ کسی سچائی کو قبول کرتے ہیں تو اس کے بعد انہیں اس بات کی کچھ پروا نہیں ہوتی کہ دشمن انہیں مصائب میں مبتلا کرتا ہے یا ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بڑی ہمت کے ساتھ تمام مشکلات کو برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح نیکیوں پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں یعنی استقلال کا مادہ ان میں پایا جاتا ہے اور وہ دوسروں کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ تمہیں اپنے اندر استقلال اور مصائب کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے.....

یہی باتیں ہیں جو دنیا میں قوموں کو ہلاکت سے بچایا کرتی ہیں۔ جس قوم کے افراد میں یہ باتیں پائی جائیں اس قوم کو کوئی ہلاک نہیں کر سکتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۶ جزو ۴ حصہ ۳ صفحہ ۹۹-۱۰۰)

خدمت خلق

راستہ سے تکلیف دہ اشیاء کا ہٹانا،

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو جنت میں پھر رہا تھا اور اس نے صرف یہ نیکی کی تھی کہ ایک کانٹے دار درخت کو جس سے راہ گذرنے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی، راستے سے کاٹ دیا۔ (مسلم کتاب البر والصلوٰۃ)

پیارے اطفال بھائیو! آپ بھی راستے سے تکلیف دہ اشیاء کو ہٹا کر خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں۔

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

---

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

انشاء اللہ امسال بھی ۲۹ رمضان المبارک کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چندہ وقف جدید سو فیصد ادا کرنے والے احباب جماعت کے لیئے دعا کی درخواست کی جائے گی۔ اپنے محبوب امام کی دعائیں حاصل کرنے کے لیئے آپ اپنا چندہ ۲۲ رمضان المبارک تک ادا کر کے اطلاع فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

الفضل کی اشاعت پندرہ (۱۵) بیس (۲۰) ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے "الفضل" کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو خدا کے فضل سے کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔ احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(منیجر "الفضل" ربوہ)

خوشخبری

انتظار کی گھڑیاں ختم

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر

ہم درج ذیل اعلیٰ اور دیدہ زیب سامان کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کر رہے ہیں جو ارزاں اور نفیس بھی ہے۔

خوشنما رنگوں اور ڈیزائنوں میں زنانہ شلواریں قمیضیں۔ نفیس پرنٹڈ دوپٹے اعلیٰ اور خوشنما رنگوں اور ڈیزائنوں میں چوڑیاں۔ پرس و بیگ۔ بچوں کے لیے خوبصورت شلواریں، قمیضیں و حیدرآبادی سوٹ۔ خوبصورت شو پیسز۔ ڈیکوریشن پیسز۔ بچوں و بڑوں کے لیے اعلیٰ اور معیاری کرتے پاجامے۔ بچوں کے اعلیٰ کوالٹی نیکریں۔ نوجوانوں کے لیے جینز کی پتلونیں۔ اور WRANGLER کے سوٹ۔ زنانہ و مردانہ گھڑیوں کے علاوہ اور بہت سی دیدہ زیب اشیا جو دکان پر تشریف لا کر ہی ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں۔ شکریہ۔

آپ کے تعاون کے متمنی

پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر کالج روڈ ربوہ

● کھیلوں کا سامان ● بچوں کے کھلونے ● فینسی چوڑیاں ● آرٹیفیشل جیولری ● پلاسٹک کے برتن ● ہوزری ● سٹیشنری و دیگر اشیاء دستیاب ہیں!

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گول بازار ربوہ

(دکان صبح ۴ بجے سے رات ۹ بجے تک کھلی رہتی ہے)